امام احمدؒ نے اپنی کتاب الزھد میں فرماتے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم سے چند ایک لوگوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں، لیکن اس عمل پر رضا مند ہونے کی وجہ سے عذاب میں سارے شریک تھے۔ (۱/۶۷۸،۶۷۹) اسی طرح تصویر سازی کے بارے میں وعید کا مصداق مصور کے ساتھ وہ شخص بھی ہوگا جو خود کو تصویر کے لیے خوشی سے پیش کرتا ہے، لیکن اگر کوئی صاحبِ علم اپنی دینی ذمہ داری کی ادائیگی میں میڈیا کا استعمال کرتا ہے اور تصویر بنوانے پر رضا مند نہ ہو تو وہ مصور کے ساتھ اس جرم میں شریک نہ ہوگا۔

سعودی عرب کی دائمی فتویٰ کونسل نے بھی اپنے فتوی میں قرار دیا ہے کہ ٹی وی پر گانے، موسیقی اور تصویر جیسی منکرات حرام ہیں، لیکن اسلامی لیکچر، تجارتی اور سیاسی خبریں جن کی شریعت میں ممانعت وارد نہیں جائز ہیں، لیکن جب ان کی شر خیر پر غالب آ جائے تو حکم غالب پر لگے گا۔ (فتاوی اللجنة الدائمة: ۱/۶۷۴)

البتہ یاد رہے کہ مصلحت اور ضرر کے تعین کا انحصار کسی عام آدمی کی پسند یا ناپسند پر نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے بارے میں شریعت کے متخصص علما کی رائے ہی معتبر اور حتمی ہوگی۔

اس تمام گفتگو کا لبِ لباب یہ ہے کہ حالات کے تقاضوں کے مطابق ہمیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیے جیسے جنگ میں توپ کا مقابلہ تلوار سے، جنگی جہاز کا مقابلہ کلاشنکوف سے یا میزائل اور ایٹم بم کا مقابلہ توپوں سے نہیں کیا جا سکتا، بالکل اسی طرح دین کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کرنا ہوگا اور فکری سرحدوں پر دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں جدید ہتھیاروں سے لیس ہونا پڑے گا ورنہ لادینیت، غیر اسلامی تہذیب کی یلغار اور اسلام دشمن پروپیگنڈے کی تاثیر سے نئی نسل کو بچانا مشکل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں دین کو سمجھنے اور اس کی صحیح تعبیر کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ: زیر نظر شمارہ نمبر ۳۲۱، مسئلہ تصویر پر خصوصی اشاعت ہونے کے ناطے مئی اور جون ۲۰۰۸ء کا مشترکہ ہے۔ ادارہ